99469 ـ گمراہ قسم كے داعی حضرات كی تقارير سننے سے بيوی كو روكنا

سوال

ميں نے ايك دينی التزام كرنے والی لڑكی سے رشتہ طے كيا، جن دينی امور كا وہ علم ركھتی ہے وہ اس پر عمل كرتی ہے، ليكن مشكل يہ ہے كہ كئی امور سے جاہل ہے، اور جن علماء كرام يا داعی حضرات كی تقارير سننا چاہتی ہے وہ گمراہ قسم كے لوگ ہيں، يا پھر فضائی چينل ميں آنے والے ہيں، ان كے بارہ ميں اكثر علماء كرام نے كلام كرتے ہوئے ان كو نہ سننے كا كہا ہے.

اور ان ميں كچھ علماء بھی ہيں، ليكن وہ گورنمنٹ كی پسند كے فتوی جاری كرتے ہيں، بعض اوقات وہ كہتے ہيں: عورت قاضی اور امير بن سكتی ہے، اور بعض اوقات اہل سنت پر حملہ آور ہوتے ہيں، تو ميں بيوی سے كہتا ہوں ميں اسے اس بدعتی شخص يا غير عالم دين كی تقارير سننے كی اجازت نہيں دے سكتا، كيونكہ اللہ كے سامنے جوابدہ ہوں.

ليكن وہ اسے ميری جانب سے ايك قسم كا حكم خيال كرتی ہے كہ ميں اس پر اعتماد نہيں كرتا، حالانكہ اس كے خيال كے مطابق وہ صحيح اور غلط ميں تميز كر سكتی ہے، اور جنہيں وہ سننا چاہتی ہے وہ اچھی باتيں بھی كرتے ہيں،

مجھے يہ بتائيں كہ آيا ميں غلطی پر ہوں ؟

يا كہ ميں جو نگرانی كرنا چاہتا ہوں بالفعل ميرا حق اور مجھ پر واجب ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آدمی كو اپنی بيوی كی اصلاح كرنے كی كوشش كرنی چاہيے، اور وہ اسے حسب استطاعت اللہ تعالی كے فرائض كی ادائيگی كی ترغيب دلائے كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

اے ايمان والو اپنے آپ اور اپنے اہل و عيال كو جہنم كی آگ سے بچا لو التحريم (6).

علامہ ابو بكر الجصاص رحمہ اللہ اس كی تفسير كرتے ہوئے لكھتے ہيں:

" يہ اس كی دليل ہے كہ ہم پر اپنی اولاد اور اہل و عيال كی تعليم دينا فرض ہے كہ انہيں خير و بھلائی اور دين كے ساتھ

ساتھ ان آداب کی تعلیم دی جائے جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے "

اور اس کی شاہد یہ حدیث بھی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم سب نگران اور ذمہ دار ہو، اور ہر کوئی اپنی رعایا کا جواب دہ ہوگا "

یہ معلوم ہے کہ جس طرح حاکم اور نگران و راعی پر ضروری ہے کہ وہ اپنی رعایا کی حفاظت کرے، اور ان کی مصلحت تلاش کرے اسی طرح ان کی تعلیم و تربیت بھی کرنا ضروری ہے " انتہی مختصرا

دیکھیں: احکام القرآن (3 / 697).

اور علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

" قتادہ رحمہ اللہ کا قول ہے: انہیں وہ اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دے، اور انہیں اللہ سبحانہ و تعالی کی معصیت و نافرمانی سے روک کر رکھے، اور ان پر اللہ سبحانہ و تعالی کے اوامر نافذ کرے، اور انہیں اللہ کے احکام ماننے کا کہے، اور اس سلسلہ میں ان کا تعاون کرے.

لہذا جب دیکھے کہ اللہ کی معصت و نافرمان کر رہے ہیں تو انہیں ایسا کرنے سے روکے اور ڈانٹے " انتہی

اس لیے اگر اس سائل نے اس عورت سے نکاح کر لیا ہے تو وہ اس کی بیوی بن چکی ہے، اس لیے اسے اس کی تعلیم و تربیت کی کوشش کرنا ہوگی، اور اسے اس کے دینی معاملات سکھانا ہونگے، اس میں وہ اس کا ممد و معاون ثابت ہو، لیکن نرمی و پیار کے طریقہ سے، کیونکہ نرمی کے ساتھ ہی اس طرح کا مقصد پورا ہو سکتا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب اللہ تعالی کسی گھر والوں کے لیے خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو ان میں نرمی داخل کر دیتا ہے "

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے مسند احمد میں روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (3 / 219) میں صحیح قرار دیا ہے.

اس لیے خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کو ہر اس کام سے روکے جو اس کے دین و دنیا کے لیے نقصان و ضرر کا باعث ہو اور گمراہ قسم کے افراد گمراہی کی دعوت دیتے ہوں تو ان کے دروس اور تقاریر نہ سننے دے، ثقہ اور

قابل اعتماد اہل علم نے ایسے افراد سے بچ کر رہنے کی تلقین کی ہے.

یہ اس صورت میں ہے جب حق و باطل میں وہ تمیز نہ کر سکتی ہو، لیکن اگر وہ حق پہچانتی ہے اور ان گمراہ قسم کے افراد سے متاثر ہونے کا کوئی خدشہ نہیں تو پھر ان کے دروس اور تقاریر سننے میں کوئی حرج نہیں، تاکہ حق لے لیا جائے اور گمراہی اور غلط افکار کو رد کر کے چھوڑ دیا جائے.

یہ سب کچھ اس بدعات میں ہوگا جن کا اہل علم نے انکار کیا ہے، اور جس سے بچنے کا کہا ہے، لیکن ان اختلافی مسائل میں جن میں اجتھاد جائز ہے اور اس میں علماء کرام کے نظریات اور اقوال مختلف ہیں اس میں اگر کوئی عامی شخص کسی ایك عالم دین کی بات دلیل کے ساتھ مان کر عمل کرتا ہے تو اس پر کوئی حرج نہیں ہوگا.

خلاصہ یہ ہوا کہ:

ہمارے سائل بھائی آپ کو ہر قسم کی گمراہی اور خواہشات سے اپنی بیوی کی حفاظت کرنا ہوگی، لیکن اس میں آپ کو نرمی برتنی چاہیے، اور آپ اسے اس پر مطمئن کرنے کی کوشش کرنا ہوگی کہ باطل کو لوگ اس وقت قبول کرتے ہیں جب ان پر حق و باطل مختلط ہو کر معاملہ میں التباس پیدا ہو جائے.

کیونکہ جب آپ کی بیوی کو یہ سمجھ آ جائیگی تو ان شاء اللہ وہ مطئمن بھی ہو جائیگی، پھر آپ ان گمراہ مبلغین کے بدلے میں اسے صحیح اور قابل اعتماد اہل علم کے دروس اور تقاریر لا کر دیں، جو اچھی کلام اور طرز عمل سے لوگوں کے دل موہ لیتے ہیں، اور الحمد للہ اس طرح کے افراد بہت پائے جاتے ہیں.

اللہ تعالی آپ اور ہمیں ایسے اعمال کرنے کی توفیق سے نوازے جنہیں اللہ پسند کرتا اور جن سے راضی ہوتا ہے.

واللہ اعلم .